یزید پلید۔۔حسن بصریؒ کے نزدیک

حوالہ: خلافت وملوکیت ص183اور184

"حضرت حسن بصریؒ کو ایک مرتبہ یہ طعنہ دیا گیا کہ آپ جو بنی اُمیہ کے خلاف خروج میں کسی تحریک میں شامل نہیں ہوتے تو کیا آپ اہل شام (بنی اُمیہ) سے راضی ہیں؟ جواب میں اُنہوں نے فرمایا۔

میں اور اہل شام سے راضی! خدا اُن کو ناس کرے کیا وہی نہیں ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ کے حرم کو حلال کر لیا اور تین دن تک اِس کے باشندوں کا قتل عام کرتے رہے۔اپنے نبطی اور قبطی سپاہیوں کو اس میں سب کچھ کر گزرنے کی چھوٹ دے دی اور وہ شریف، دیندار خواتین پر حملے کرتے رہے اور کسی حرمت کی ہتک کرنے سے نہ رُکے۔پھر بیت اللہ پر چڑھ دوڑے اس پر سنگ باری کی اور اس کو آگ لگائی۔ان پر خدا کی لعنت اور بُرا انجام دیکھیں۔(خلافت وملوکیت)

یزید پلید۔۔ابن حجر مکی کی نظر میں

حوالہ: صواعق محرقہ ابن حجر مکی ص219اور133

ترجمہ: "یزید اعلانیہ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو شہوت کا نشانہ بناتا۔چنانچہ عبداللہ بن حنظلہؓ (صحابی رسولؐ) جب یزید کے پاس سے ہو کر آیا تو صاف طور پر بتلایا کہ مجھے خوف ہے کہ آسمان سے کہیں پتھر نہ برسیں کیونکہ اتنا بڑا بے دین ہے کہ ماؤں، بہنوں سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے علانیہ شراب پیتا ہے اور تارک نماز ہے۔"

یزید پلید۔۔خواجہ حسن نظامی کی نظر میں

خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اپنے رسالے "طماچہ بر رخسار یزید" میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے کہ یزید نے اپنی ماں سے زنا کیا اور ایک اور کتاب "مناقب فاخرہ ص86" میں درج ہے کہ یزید نے اپنی پھوپھی کو شہوت کا نشانہ بنانے کے لئے اپنی پھوپھی کو الگ لے جا کر شہوت کا نشانہ بنایا۔(کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ نقل کرنا بھی معیوب لگتا ہے کتاب کی ساری عبارت خود ملاحظہ کر لیجئے گا)

یزید پلید۔۔علامہ ذھبی کی نظر میں

آپ تاریخ اسلام میں رقمطراز ہیں کہ:

عبداللہ بن حنظلہ نے دمشق سے واپس آ کر یہ رپورٹ دی کہ یزید ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور تم نے یزید کے خلاف انقلاب کی کوشش نہ کی تو ہماری خاموشی کی وجہ سے آسمان سے پتھر برسنے کا ڈر ہے۔

یزید پلید۔۔شاہ عبدالعزیز دہلوی کی نظر میں

حوالہ: سر الشہادتین

آپ لکھتے ہیں: "حسینؓ نے یزید پلید کی بیعت اس لئے قبول نہیں کی کیونکہ یزید فاسق ظالم اور شرابی تھا۔"

یزید کے بارے میں شاہ عبدالعزیز کی رائے

ان کے مشہور شاگرد مولانا سلامت اللہ کشفی نے تحریر "شہادتین" میں یوں نقل کر دی:۔

ترجمہ: "اس میں شک نہیں کہ یزید پلید ہی حضرت حسینؓ کے قتل کا حکم دینے والا اور اس پر راضی اور خوش تھا اور یہی جمہور اہل سنت والجماعت کا پسندیدہ مذہب ہے۔ چنانچہ کئی کتابوں میں جیسے کہ مرزا محمد بدخشی کی "مفتاح النجا" اور ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی کی مناقب سادات اور ملا سعد الدین تفتازانی کی شرح عقائد نسفیہ" اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی "تکمیل الایمان" اور ان کے علاوہ دوسری معتبر کتابوں میں مع دلائل و شواہد مذکور مرقوم ہے اور اسی لئے اس ملعون پر لعنت جاری ہونے کی قطعی دلائل اور روشن براہین سے ثابت کر چکے ہیں۔ اور راقم الحروف اور ہمارے اساتذہ صوری اور معنوی نے جس مسلک کو اختیار کیا وہ بھی یہی تھا کہ یزید ہی قتل حسینؓ کا حکم دینے والا اور اس پر راضی اور خوش تھا۔ اور وہ لعنت ابدی اور وبال و نکال سرمدی کا مستحق ہے۔ اور اگر سوچا جائے تو اس ملعون کے حق میں صرف لعنت ہی پر اکتفا کرنا بھی ایسی کوتاہی ہے اس پر بس نہیں کرنا چاہیے چنانچہ استاد البریہ صاحب تحفہ اثنا عشری (شاہ عبدالعزیز صاحب) نے رسالہ "حسن العقیدہ" کے حاشیہ میں لکھا کہ "جس کا وہ مستحق ہے" کیونکہ اس میں جو خرابی ہے وہ صراحتاً لعنت کی لفظ کے استعمال سے فوت ہو جاتی ہے۔ چناچہ آیت فَغَشِيَهُم مِنَ اليم ما غشيهُم (سورۃ نساء آیت 92) کی تفسیر میں اس کا بیان آتا ہے اور حق یہ ہے کہ یزید کے حق میں محض لعنت پر اکتفا کرنا کوتاہی اس لئے کہ اس قدر تو مطلق مومن کے قتل کی سزا مقرر کر چکے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے گا اس میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی۔ اور اس کے واسطے تیار کیا گیا بڑا عذاب اور یزید نے تو اس عمل کے ارتکاب میں زیادتی کی ہے کہ جو کسی دوسرے کو میسر ہی نہ ہو سکی۔ اس لئے اس زیادتی کو بجز اس کے استحقاق کے اور کسی عمل پر حوالہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ انسان کا علم اس کے خصوصی استحقاق سے عاجز ہے۔

(یہاں حضرت شاہ ولی اللہ کا ارشاد ختم ہوا)

ڈاکٹر صاحب! احتیاط کو مدنظر رکھتے ہوئے فارسی عبارت کا ترجمہ بھی میں نے مولانا محمد عبدالعزیز نعمانی کی کتاب "یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں" سے لیا۔

ڈاکٹر صاحب! شاہ عبدالعزیز کے نزدیک یزید ملعون کا گناہ اتنا بڑا ہے کہ لعنت پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ وہ اِس کے کس قدر غضب کا مستحق ہے۔ یزید ملعون سے لعنت بھی شرماتی ہے کیونکہ وہ بدترین اولین وآخرین ہے۔

یزید علتِ انبہ (HOMO) کی لت میں مبتلاء تھا

حوالہ: کتاب البدایہ والنہایہ ص 64/9

ترجمہ: عبدالملک بن مروان نے حاجیوں کو یہ خطبہ دیا تھا کہ اس امت کا علاج تلوار سے کروں گا میں مثل عثمانؓ کمزور اور مثل معاویہ مکار وچالاک خلیفہ نہیں ہوں اور مثل یزید بن معاویہ اُبنہ (Homosexual) کا مریض خلیفہ بھی نہیں ہوں۔

یزید پلید۔۔عمر ابن عبدالعزیز کی نظر میں

حوالہ: صواعق محرقہ، تاریخ الخلفا اور ینابیع کے علاوہ بے شمار کتب میں مندرجہ ذیل واقع درج ہے۔

یحیٰ بن عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ ہمیں معتبر اور ثقاۃ راویوں سے معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک شخص نے یزید کو امیر المومنین کہا عمر بن عبدالعزیز بہت سخت ناراض ہوئے اور سخت نوٹس لیتے ہوئے کہا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے! اور حکم دیا یزید کے اس عقیدت مند کو بیس 20 کوڑے مارے جائیں۔

ڈاکٹر صاحب! شکر کریں کہ آپ عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔

یزید پلید۔۔صدر الشریعہ مولانا امجد علی

شاگرد رشید احمد رضا بریلویؒ کی نظر میں

حوالہ: بہارِ شریعت

"یزید پلید فاسق وفاجر مرتکب کبائر تھا آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے مقابلہ میں کیا

دخل ہمارے وہ بھی شہزادے ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی مستحق جہنم ہے۔"

یزید پلید۔۔بانی دیوبند محمد قاسم نانوتوی کی نظر میں

حوالہ: مکتوب شیخ الاسلام:

الحاصل اہل سنت کے اصول پر یزید کی پہلی حالت بدل گئی بعض کے نزدیک وہ کافر ہوگیا اور بعض کے نزدیک اُس کا کفر متحقق نہ ہوا۔

یزید پلید۔۔مہتمم دارالعلوم دیوبند محمد طیب کی نظر میں

حوالہ: شہید کربلا اور یزید میں آپ لکھتے ہیں:

"بہرحال یزید کے فسق وفجور پر جب صحابہ کرامؓ سب کے سب ہی متفق ہیں پھر آئمہ مجتہدین بھی متفق ہیں اوران کے بعد راسخین، محدثین، فقہانے فسق یزید پر علماء سلف کا اتفاق نقل کیا ہے۔"

یزید پلید۔۔اپنے باپ کی نظر میں

حوالہ:1) البدایہ ولنہایہ ص 118/8

2) تطہر الجنان ص52 برحاشیہ صوائق

3) نصائح الکافیہ علامہ محمد عقیل شافعی ص38

4) اور دیگر کتب

"خاندان نبوت سے جنگ اور اُن پر سب اور یزید کو خلیفہ نامزد کرنے کی وجہ سے معاویہ کو آخر عمر میں لقوہ ہوگیا تھا اور اس کا منہ ٹیڑھا ہوگیا اور خود کہتا تھا کہ جو عضو میرا ظاہر تھا اس پر عذاب نازل ہوا ہے اور اگر میری یزید سے محبت نہ ہوتی تو راہ ہدائت مجھے نظر آرہی تھی۔"

ابن حجر مکی نے اِس لقوہ پر اِن الفاظ میں تبصرہ کیا:

"معاویہ کا یہ افسوس اور اِس کلام میں خود معاویہ نے اپنے خلاف گواہی دی ہے کہ یزید کی محبت نے معاویہ کو اندھا کردیا تھا اور امت محمدؐ کو اس محبت کی وجہ سے اِس یزید فاسق، فاجر اور گمراہ کے حوالے کیا۔

یزید پلید۔۔امام ابن حزم ظاہری کی نظر میں

امام ابن حزم ظاہری اپنی کتاب "اسماء الخلفاء وللولاۃ وذکر مدد ھم" میں رقمطراز ہیں۔

ترجمہ" : یزید بن معاویہ سے اس کے والد کے انتقال ہونے پر بیعت کی گئی اس کی کنیت ابو خالد تھی۔ حضرت حسین بن علی ابن ابی طالب (علیھم السلام) اور عبداللہ بن زبیرؓ بن العوام نے اس کی بیعت سے انکار کیا۔ پھر حضرت امام حسینؑ تو کوفہ کی طرف روانہ ہو گئے اور کوفہ میں داخل ہونے سے قبل آپ کو شہید کر ڈالا۔ "

آگے جا کر علامہ مزید لکھتے ہیں۔" تا آنکہ یزید نے مدینہ نبوی حرم رسول ﷺ اور مکہ معظمہ کی طرف جو اللہ کا حرم ہے اپنی فوجیں بھیجیں۔ چنانچہ حرہ کی جنگ میں مہاجرین اور انصار جو باقی رہ گئے تھے ان کا قتل عام ہوا۔ یہ حادثہ فاجعہ بھی اسلام کے بڑے مصائب اور اس میں رخنہ اندازی میں شمار ہوتا ہے کیونکہ فاضل مسلمین، بقیہ صحابہؓ اور اکابر تابعین میں بہترین مسلمان کھلے دہاڑے ظلماً قتل کر دیے گئے اور گرفتار کر کے ان کو شہید کر دیا گیا۔

یزیدی لشکر کے گھوڑے مسجد نبوی میں باندھے گئے۔ اور ریاض الجنہ میں آنحضرت ﷺ کی قبر اور آپ کے منبر مبارک کے درمیان لید کرتے رہے اور پیشاب کرتے رہے۔ (خدا لعنت کرے یزید اور اس کے لشکر پر) ان دنوں مسجد نبوی میں کسی ایک نماز کی بھی جماعت نہ ہو سکی اور نہ بجز سعید بن المسیبؓ کے وہاں کوئی فرد موجود تھا۔ انھوں نے مسجد نبوی کو نہیں چھوڑا (کیونکہ وہ دیوانہ بتایا گیا)۔"

اور حافظ ابن کثیر نے دار القطنی کے حوالے سے جابرؓ سے جو روایت اس سلسلے میں نقل کی ہے وہ درج ذیل ہے۔

ترجمہ:"حضرت جابر بن عبداللہ کے دونوں بیٹوں محمد و عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حرہ کے دن ہم اپنے ابا کے ساتھ باہر نکلے اس وقت ان کی بینائی زائل ہو چکی تھی آپ نے فرمایا۔ برباد ہو وہ شخص جس نے رسول ﷺ کو خوف میں مبتلا کیا۔ ہم نے عرض کی کہ ابا جان کیا کوئی رسول ﷺ کو ڈرا سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے قبیلہ انصار کو ڈرایا اس نے میرے ان دو پہلو کے درمیان جو چیز ہے (یعنی قلب نبوی) اس کو ڈرایا۔ جس وقت آپ کی زبان مبارک سے ارشاد ہو رہا تھا آپ اپنے دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔"

یزید پلید۔۔حضرت امام حسنؑ کا بھی قاتل ہے

حوالہ: سر الشہادتین۔ مصنف شاہ عبدالعزیز دہلوی

"شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ کی شہادت کا سبب یہ تھا کہ آنجناب کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے زہر دیا تھا۔ اور جعدہ کو یزید بن معاویہ نے گمراہ کیا تھا اور اُس کو کہا تھا میں تیرے ساتھ شادی کروں گا جب جعدہ نے امامؑ کو زہر دیا اُس کے بعد اُس نے یزید سے کہا وعدہ وفا کرو مگر اُس نے بے وفائی کی۔ "

ڈاکٹر صاحب! آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دو شہادتوں کا راز اصل میں جناب رسول خدا ﷺ کی شہادت ہے۔ حضرت حسنؑ کی سری شہادت یعنی زہر سے اور حضرت حسینؑ کی شہادت اعلانیہ کے ذریعے کمال شہادت کا رتبہ ان کے جد جناب رسول خدا ﷺ کو ملا۔ دونوں شہزادوں کا قاتل یزید، لہذا رسول کا قاتل یزید پلید

یزید پلید۔۔ حضرت امام عالی مقام کا قاتل ہے

حوالہ جات: 1) تاریخ یعقوبی، جلد2، ص299

2) مطالب السول، جلد2، ص26

3) تاریخ کامل، جلد4، ص49

4) تاریخ طبری، ص409

5) تاریخ خمیس، جلد2، ص301

6) صواعق محرقہ، ص134

7) دیگر کتب۔ اِس وقت میرے پاس 32 کتابوں کے حوالے موجود ہیں۔

یزید نے ولید حاکم مدینہ کو ایک رقعہ لکھا کہ سختی کے ساتھ امام حسینؑ سے بیعت لے لو اور اگر انکار کریں تو سر کاٹ کر میرے پاس بھیج دو۔

یزید کا اپنے گورنر عبیداللہ ابن زیاد کو خط

حوالہ جات: 1) مطالب السول

2) نور البصار

3) نور العین فی مشہد الحسین

ترجمہ: ابن زیاد نے امام حسینؑ کو یہ خط لکھا کہ آپ کا کربلا میں وارد ہونا مجھے معلوم ہو چکا ہے یزید نے مجھے لکھا ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا کھاوں نہ ہی بستر بچھاوں تاوقتیکہ آپ کو قتل نہ کروں آپ میری اور یزید کی بیعت قبول کریں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا خط یزید کے نام

حوالہ: تاریخ کامل اور تاریخ یعقوبی

ترجمہ عبارت:

"ابن عباسؓ نے یزید کو ایک خط کے جواب میں لکھا کہ تو نے حضرت حسینؓ بن علیؑ کو قتل کیا اور بنو عبدالمطلب کے ان جوانوں کو شہید کیا ہے جو ہدائت کی شمع تھے۔"

یزید شاہ ولی اللہ کی نظر میں

شاہ ولی اللہ نے تراجم ابواب بخاری، ص 31 اور 32 میں ایک حدیث درج کی اِس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے مستدرک میں حضرت عائشہؓ سے روایت کیا اور حاکم نے اس کو ابن عمرؓ سے روایت کیا ترجمہ حدیث درج ذیل ہے۔

چھ اشخاص ہیں جن پر میں نے لعنت کی ہے اور حق تعالیٰ نے بھی اُن پر لعنت کی ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے

1) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا

2) تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا

3) جبر و زور سے تسلط حاصل کر کے جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے اُسے اعزاز بخشنے والا اور جسے اللہ نے عزت بخشی ہے اُسے ذلیل کرنے والا۔

4) حرم الٰہی کی حرمت کو پامال کرنیوالا

5) میری عترت کی جو حرمت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اس کو حلال کرنے والا

6) میری سنت کا تارک

مولانا محمد عبدالرشید نعمانی اپنی کتاب "یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں" کے ص 40 پر اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ تو نہیں معلوم کہ یزید تقدیر کا بھی منکر تھا یا نہیں مگر باقی چاروں عیب اُس میں موجود تھے۔

حضرت ابو ہریرہ یزید کے دَور سے پناہ مانگتے تھے

حوالا جات: فتح الباری، حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

"حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ سے 60ھ کے شروع ہونے اور لونڈوں کی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں۔ یہ یزید بن معاویہ کی بادشاہی کی طرف اشارہ تھا کیونکہ وہ 60ھ میں قائم ہوئی اور حق تعالیٰ نے ابو ہرارہؓ کی دعا قبول فرمائی چناچہ وہ یزید کے بادشاہ ہونے سے ایک سال پہلے ہی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

یزید امام بخاری کی نظر میں

امام بخاریؒ نے کتاب الصحیح میں ایک باب قائم کیا جن کے الفاظ ہیں:۔

"حضور ﷺ کا فرمان کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔

اس حدیث کو حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری جلد 13، ص 28 اور جلد 1، ص 449 پر نقل کرتے ہوئے لکھا:۔

"اور حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان لونڈوں میں سب سے پہلا لونڈا 60ھ میں برسرِ اقتدار آیا جو بالکل واقعہ کے مطابق ہے کیونکہ یزید بن معاویہ اسی 60 میں بادشاہ بنا اور پھر 64ھ تک زندہ رہ کر مر گیا۔"

ڈاکٹر صاحب! یزید کے شرم ناک واقعات اور اُس کی مذمت تمام اہل سنت کے مایہ ناز علماء کے نزدیک بیان کرتے کرتے میرا خط طویل ہو جائے گا۔ لہذا میں اس صدی کے ایک بڑے عالم دین، مفسر قرآن علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب "خلافت وملوکیت" سے مندرجہ ذیل عبارت کتاب کے صفحہ 187 سے نقل کر رہا ہوں۔

"حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اُس (یزید) نے ابن زیاد کو نہ کوئی سزا دی نہ اُسے معزول کیا اور نہ اُسے ملامت کا کوئی خط لکھا۔ اسلام تو خیر بدرجہا بلند چیز ہے۔ یزید میں اگر انسانی شرافت کی بھی کوئی رمق ہوتی تو وہ سوچتا کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے پورے خاندان پر کیا احسان کیا تھا اور اُس کی حکومت نے اُن کے نواسے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آگے علامہ لکھتے ہیں:۔

"اِس کے بعد دوسرا سخت المناک واقعہ جنگ حَرہ کا تھا جو 63 ہجری کے آخر اور خود یزید کی زندگی کے آخری ایام میں پیش آیا اس واقعہ کی مختصر روداد یہ ہے کہ اہل مدینہ نے یزید کو فاسق و فاجر اور ظالم قرار دے کر اُس کے خلاف بغاوت کر دی۔ اِس کے عامل کو شہر سے باہر نکال دیا اور عبداللہ بن حنظلہ کو اپنا سربراہ بنالیا۔ یزید کو یہ اطلاع پہنچی تو اُس نے مسلم بن عُقبہ المری کو (جسے سلف صالحین مشرف بن عُقبہ کہتے ہیں) 12 ہزار فوج دے کر مدینے پر چڑھائی کے لئے بھیج دیا اور اُسے حکم دیا تین دن تک اہل مدینہ کو اطاعت کرنے کی دعوت دیتے رہنا پھر اگر وہ نہ مانیں تو اِن سے جنگ کرنا اور جب فتح پالو تو تین دن کے لئے مدینہ کو فوج پر مباح کر دینا۔ اس ہدائت پر فوج گئی۔ جنگ ہوئی، مدینہ فتح ہوا۔ اس کے بعد یزید کے حکم کے مطابق تین دن تک فوج کو اجازت دے دی گئی کہ شہر میں جو کچھ چاہے کرے۔ ان تین دنوں میں شہر میں لوٹ مار کی گئی شہر کے باشندوں کا قتل عام کیا گیا جس میں امام زہری کی روایت کے مطابق سات سو معززین اور دس ہزار کے قریب عوام مارے گئے اور غضب یہ ہے کہ وحشی فوجیوں نے گھروں میں گھس گھس کر بے دریغ عورتوں کی عصمت دری کی۔

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں حتی قیل انہ حلت الف امراۃ فی تلک الام من غیر زوج (کہا جاتا ہے ان دنوں میں ایک ہزار عورتیں زنا سے حاملہ ہوئیں)"

ڈاکٹر صاحب! یہ تھی عبارت اس صدی کے مایہ ناز عالم دین کی۔ اس عبارت کو الطبری جلد 4 ص 372 تا 374

اور ابن الاثیر جلد 3 ص 310، البدائیہ والنہایہ جلد 8 ص 219 تا 221 میں بھی آپ پڑھ سکتے ہیں۔

علامہ ابوالاعلیٰ مودودی کتاب خلافت وملوکیت کے صفحہ 182 پر لکھتے ہیں:۔

"بالفرض (اگر) اہل مدینہ کی بغاوت ناجائز ہی تھی۔ مگر کیا کسی باقی مسلمان آبادی بلکہ غیر مسلم باغیوں اور حربی کافروں کے ساتھ بھی اسلامی قانون کی رو سے یہ سلوک جائز تھا؟ اور یہاں تو معاملہ کسی اور شہر کا نہیں خاص مدینہ الرسول ﷺ کا تھا۔ جس کے متعلق نبی ﷺ (و آلہ) کے ارشادات بخاری، مسلم، نسائی، مسند احمد میں متعدد صحابہ سے منقول ہوئے ہیں کہ لا اذا به الله فی النلاذوب الوصاص (مدینہ کے ساتھ جو بھی برائی کرے گا اللہ اس کو جہنم کی آگ میں سیسے کی طرح پگھلائے گا)۔ اور من اخاف اهل المدينه ظلماً اخافه الله و عليه لعنة الله و لملئكة ولناس اجمعين لا يقبل الله من يوم القيامه صد فاَ ولا عد لاَ یعنی جو شخص اہل مدینہ کو ظلم سے خوف زدہ کرے اللہ اسے خوف زدہ کرے اس پر اللہ اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت۔ قیامت کے روز اللہ اس سے کوئی چیز اس گناہ کے فدیہ میں قبول نہ فرمائے گا۔"

خلافت وملوکیت ص 184 پر ابولاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

"تیسرا واقعہ وہی ہے جس کا حضرت حسن بصریؒ نے آخر میں ذکر کیا ہے مدینے سے فارغ ہونے کے بعد وہی فوج جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں اودھم مچایا تھا۔ حضرت ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے مکہ پر حملہ آور ہوئی اور اس نے منجیقیں لگا کر خانہ کعبہ پر سنگباری کی جس سے کعبہ کی ایک دیوار شکستہ ہوگئی اگر چہ روایات یہ بھی ہیں کہ اُنہوں نے کعبہ پر آگ بھی برسائی تھی لیکن آگ لگنے کے کچھ دوسرے وجوہ بھی بیاں کئے جاتے ہیں۔ البتہ سنگباری کا واقعہ متفق علیہ ہے۔"

اس واقع کو الطبری جلد 4 ص 383، ابن الاثیر جلد 3 ص 316، البدایہ جلد 8 ص 245، تہذیب التہذیب جلد 11 ص 361 میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

علامہ سید ابولاعلیٰ مودودی کی کتاب خلافت وملوکیت کے صفحہ 183 میں رقمطراز ہیں:

"علمائے اہل سنت میں سے جو لوگ (یزید پر) جواز لعنت کے قائل ہیں اُن میں ابنِ جوزی، قاضی ابویعلیٰ، علامہ تفتازانی اور علامہ جلال الدین سیوطی نمایاں ہیں۔

آگے جا کر لکھتے ہیں:۔

"ایسے لوگوں کے غلط کاموں کو غلط کہنے پر اکتفا کرنا چاہئے اور لعنت سے پرہیز اولیٰ ہے لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ اب یزید کی تعریف کی جائے اور اُسے رضی اللہ عنہ لکھا جائے۔"

ڈاکٹر صاحب! اگر چہ میرے نزدیک یزید پر لعنت کرنا ثواب عظیم ہے مگر مولانا مودودی کے نزدیک آپ جیسے لوگ جاہل ہیں جو یزید کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ بولتے ہیں۔

میں نے یزید پلید کی بدکاری آپ کے سامنے اہل سنت کی کتب سے نقل کر کے رکھ دی ہے کیونکہ شیعوں کے نزدیک اگر یزید متقی اور پرہیزگار بھی ہوتا تب بھی حضرت امام حسینؑ سے بیعت طلب کرنا فعل حرام تھا اور سابقین نے اسی وجہ سے اس فعل سے نہ صرف اجتناب کیا بلکہ آل محمدؐ کی غلامی کی تمنا کی اور ان کی غلامی کو توشہ آخرت سمجھا۔ کیونکہ معصومین جن پر اللہ درود بھیج رہا ہے جن پر مسلمان دن میں پانچ وقت نمازوں میں درود بھیجتے ہوں وہ کیسے غیر معصوم کی بیعت کر سکتا ہے بے شک وہ متقی اور پرہیزگار ہی کیوں نہ ہو۔

امام شافعیؒ کا شعر جو اُنہوں نے اپنے دیوان ص 72 پر لکھا ہے نقل کر رہا ہوں۔

یا اھل بیت رسول اللہ حُبکم　　فرضُ مِن اللہِ فی القرآنِ انزلہ

یکفیکم من عظیم الفخر انکم　　من لم یعل علیکم لا صلواۃ

ترجمہ: اے اہل بیت رسولؐ آپ کی محبت کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور اُس کا حکم قرآن میں نازل کیا۔ آپ کے فخر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ جو آپ پر درود نہ بھیجے اُس کی کوئی نماز ہی نہیں ہوتی۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر　　معنیٔ ذبح عظیم آمد پسر (اسرار رموز 136)

یعنی بسم اللہ کی "ب" والد اور معنی ذبح عظیم اُن کا بیٹا (حسینؑ) :۔

شاعر مشرق فرماتے ہیں:۔

اِک فقر ہے شبیری اس فقر میں ہے میری　　میراث مسلمانی سرمایہ شبیری (بال جبرئیل)

یعنی فقیری شبیری میں امیری ہے یہی سرمایہ شبیری میراث مسلمانی ہے۔

علامہ صاحب فرماتے ہیں:۔

صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق　　معرکہ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق
(بال جبرئیل)

علامہ صاحب فرماتے ہیں:۔

در نوائے زندگی سوز از حسینؑ　　اہل حق حُریت آموز از حسینؑ (رموز بیخودی 178)

یعنی سرکار سید الشہداء امام حسینؑ آزادی افکار اور حریت ضمیر کے عظیم علمدار ہیں آپ نے حُریت کے لئے وہ بے مثال قربانیاں راہ خدا میں پیش کیں جس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی اہل حق نے امام حسینؑ ہی سے آزادی کا سبق سیکھا۔

شاعر مشرق فرماتے ہیں:۔

رونے والا ہوں شہید کربلا کے غم میں میں　　کیا در مقصد نہ دیں گے ساقی کوثر مجھے (باقیات اقبال)

آپ فرماتے ہیں۔

حقیقت ابدی ہے مقام شبیری بدلتے رہتے ہیں اندازِ کوفی و شامی (بالِ جبریل 105)

آپ فرماتے ہیں۔

دشمناں چوں ریگ صحرا لاتعداد دوستاں اُو بہ یزداں ہم عدد (رموز بیخودی 127)

یعنی سرکار سید الشہداء کے دشمنوں کی تعداد بے شمار ہے لیکن سرفروش ساتھیوں کی تعداد بہتر 72 جو اگر ہم حروف ابجد کے حساب سے جمع کریں تو بہتر 72 بنتا ہے خدا پرست حسینؑ اِس قدر خدا دوست تھا کہ آپ نے اپنے ساتھیوں کی تعداد بھی یزداں کے ہم عدد رکھی۔

یزداں: ی ز د ا ں 10+7+4+1+50=72

شاعر مشرق فرماتے ہیں۔

غریب وسادہ و رنگین ہے داستانِ حرم نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیل
(بالِ جبریل 93)

نہ صرف سلطان الہند خواجہ اجمیر ہی نے حسینؑ کو بنائے لا الہ کہا ہے بلکہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

بہر حق در خاک و خون غلطیدہ است پس بنائے لا الہ گردیدہ است (اسرار رموز 127)

یعنی حسینؑ نے خاک وخون کا دریا پار کر کے صفحہ گیتی پر لا الہ کی مستحکم بنیاد رکھ دی۔

ایک اور شعر علامہ اقبال کا رموز خودی سے نقل کر رہا ہوں۔

موسیٰ و فرعون و شبیرؑ و یزید ایں دو قوت از حیات آمد پدید

یعنی حق و باطل کی دو قوتیں ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار نظر آتی ہیں کبھی موسیٰ کے مقابلے میں فرعون اور کبھی حسینؑ کے مقابلے میں یزید ملعون۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک! علامہ اقبالؒ ہو یا کوئی اور باشعور دانشور، اسے یہ معلوم ہے کہ حسینؑ کی ذات اقدس کی بلندی کیا ہے اور یزید پلید کی پستی کتنی ہے نا جانے آپ کی سوچ کو کیا ہو گیا ہے یا اس Subject پر آپ کا علم ہی نہیں ہے کیا آپ نے بخاری، مسلم اور دیگر کتب کا مطالعہ بھی نہیں کیا اور مندرذیل چند احادیث پر غور بھی نہ کیا۔

آلِ محمدؑ احادیث کی روشنی میں

1) **حدیث رسول** اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حوالہ جات: 1) سنن الترمذی جلد 2 ص 306

2) مسند امام احمد بن حنبلؒ جلد 3 ص 3 حدیث 10616

3) مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہل بیت النبیؐ

حدیث شریف: عن ابی سعید الخذری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہٖ) وسلم۔

"الحسنؑ و الحسینؑ سید شباب اھل جنة"

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

حسنؑ اور حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں:۔

حدیث نمبر 2

حوالہ: صحیح ابن ماجہ باب فضائل صحابہ فی فضائل علیؑ ص 30 حدیث 118

"عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم:"

الحسنؑ والحسینؑ سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیر منھما

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: حسنؑ اور حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں اور اُن کا باپ اُن سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر 3

حوالہ: تاریخ بغداد جلد 10 ص 230

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے:

وقد اتانی جبرئیل فبشرنی ان حسنا وحسینا سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما افضل عنھما

ترجمہ: جبرائیل میرے پاس آئے اور بشارت دی کہ حسنؑ اور حسینؑ جوانان جنت کے سردار اور اُن کے والد اُن سے افضل ہیں۔

حدیث نمبر 4

حوالہ: صحیح بخاری فی کتاب ادب باب رحمۃ الولد۔ مسند امام احمد بن حنبلؒ جلد 2 ص 85

رسول اللہؐ نے فرمایا:

حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ میرے دو پھول ہیں:۔

حدیث نمبر 5

حوالہ جات: 1) صحیح مسلم کتاب فضائل صحابہ

2) سنن الترمذی جلد 2 ص 307

3) سنن ابن ماجہ ص 34 حدیث 142

4) دیگر

حضرت براء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو جب حضرت حسنؑ آپ کے کندھے پر تھے یوں